Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 38, Sr.No.107, 2017 pp 07-16

مجلۂ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۸، اپریل۔جون ۲۰۱۷ء، شمارہ ۱۰۷

حالی کا شجرۂ نسب اور سن ولادت: اختلافی پہلو

نبیل مشتاق☆

Abstract:

Khawaja Altaf Hussain Hali patronized the modern trends in Urdu literature in 19th century. His poetry and prose are sufficient to make his presence felt in the history of Urdu literature.He made Urdu poetry and prose a medium to explain the subjects related to life. Before him, Urdu poems and prose were under the influence of religious and mystical writings, odes to kings, the stories of love and beauty and imaginative anecdotes. The start of the art of criticism and biography in Urdu literature is also credited to him.Azad and Shibli are the important contemporaries of Hali. Hali is also know as a renewer. The first part of the paper discusses family lineage of Hali and the second part, provides information related to his birth.

Keywords: Hali, Tarjuma-e-Hali, Haraat, Ghayas-ud-din Balban, Muhallah Ansaar, Sheikh Muhammad Ismail Pani Pati, Dr. Khaleeq Anjum,

---

☆ پی ایچ ڈی سکالر (اردو) اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب لاہور،

(۱)

خواجہ الطاف حسین حالی کے جدّ امجد خواجہ ملک علی، شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری معروف بہ پیر ہرات کی اولاد میں سے تھے۔ وہ ایک علم دوست انسان تھے۔ علم سے محبت ہی انھیں ساتویں صدی ہجری (یعنی تیرھویں صدی عیسوی) میں ہرات سے ہندوستان لے کر آئی۔ وہ اپنے عہد کے تمام معروف علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے اور اسی سبب سے اپنے معاصرین میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ جب انھوں نے ساتویں صدی ہجری میں ہندوستان کی طرف ہجرت کی تو اس وقت یہاں غیاث الدین بلبن کی حکومت تھی۔ غیاث الدین بلبن اور اس کے بیٹے سلطان محمد کی شہرت علم و ادب کے بڑے قدر دانوں کی حیثیت سے تھی اور یہی قدردانی خواجہ ملک علی کو ہرات سے کھینچ کر ہندوستان لے آئی۔ خواجہ ملک علی نے غیاث الدین بلبن کے دربار میں حاضری دی تو انھیں کچھ وزارتوں مثلاً منصبِ قضا و صدارت و تشخیص نرخ بازار، تولیت مزارات ائمہ اور خطابت عیدین کی ذمہ داریاں سونپی گئیں اور ساتھ ہی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے پانی پت میں جاگیر عطا فرمائی گئی۔ پانی پت میں جہاں خواجہ ملک علی نے سکونت اختیار کی وہ بستی بعد میں ''محلہ انصار'' کے نام سے مشہور ہوگئی اور اسی بستی میں حالی کی ولادت ہوئی۔ حالی نے اپنی آپ بیتی میں اپنے خاندانی پس منظر اور نسب کے بارے میں لکھا:

> ''اس قصبے میں کچھ کم سات سو برس سے قوم انصار کی ایک شاخ جس سے راقم کو تعلق ہے، آباد چلی آتی ہے۔ ساتویں صدی ہجری اور تیرھویں صدی عیسوی میں جب کہ غیاث الدین بلبن تختِ دہلی پر متمکن تھا، شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری معروف بہ پیر ہرات کی اولاد میں سے ایک بزرگ خواجہ ملک علی نام، جو علوم متعارفہ میں اپنے عام معاصرین سے ممتاز تھے، ہرات سے ہندوستان وارد ہوئے تھے جن کا سلسلہء نسب ۲۶ واسطے سے حضرت ابوایوب انصاریؓ تک اور ۱۸ واسطے سے شیخ الاسلام تک اور ۱۰ واسطے سے محمود شاہ انجو ملقب بہ آق خواجہ تک جو غزنوی دور میں فارس و کرمان و عراقِ عجم کا فرماں روا تھا، پہنچتا ہے۔ چونکہ غیاث الدین اس بات میں نہایت مشہور تھا کہ وہ قدیم اشراف خاندانوں کی بہت عزت کرتا ہے اور اس کا بیٹا سلطان محمد، علماء و شعراء و دیگر اہل کمال کا حد سے زیادہ قدردان تھا، اس لیے اکثر اہل علم اور عالی خاندان لوگ ایران و ترکستان سے ہندوستان قصد کرتے تھے۔ اسی شہرت نے خواجہ ملک علی کو سفر ہندوستان پر آمادہ کیا تھا۔ چناچہ سلطان غیاث الدین نے چند عمدہ اور سیر حاصل دیہات پرگنہ پانی پت میں

اور معتد بہ آراضی سوادِ قصبہء پانی پت میں بطور مددِ معاش کے اور بہت سی زمین اندرون آبادی قصبہ پانی پت واسطے سکونت کے ان کو عنایت کی اور منصبِ قضاء وصدارت وتشخیصِ نرخ بازار اور تولیت مزارات ائمہ جو سوادِ پانی پت میں واقع ہیں، اور خطابت عیدین ان سے متعلق کر دی۔ پانی پت میں جواب تک ایک محلّہ انصاریوں کا مشہور ہے وہ انھی بزرگ کی اولاد سے منسوب ہے۔میں باپ کی طرف سے اسی شاخ انصار سے علاقہ رکھتا ہوں اور میری والدہ سادات کے ایک معزز گھرانے کی، جو یہاں سادات شہداپور کے نام سے مشہور ہیں، بیٹی تھیں۔''(۱)

حالی نے خواجہ ملک علی کا تعلق ۲۶ واسطوں سے حضرت ابوایوب انصاریؓ، ۱۸ واسطوں سے شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری اور ۱۰ واسطوں سے محمود شاہ انجو الملقب بہ آق خواجہ سے بتایا ہے۔یعنی حالی کی ولادت خواجہ ملک علی کی پندھوریں پشت میں ہوئی۔حالی نے اپنے خاندان کے بارے میں جو معلومات اپنی آپ بیتی میں درج کی ہیں ان کی تصدیق کافی حد تک شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی اور دوسرے محققین وناقدین نے بھی کی ہے۔شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے والد اور والدہ کی طرف سے حالی کا جو شجرۂ نسب تحریر کیا وہ یہ ہے:

''والد کی طرف سے شجرۂ نسب

مولانا الطاف حسین حالی بن خواجہ ایزد بخش بن خواجہ بوعلی بخش بن خواجہ محمد بخش بن خواجہ غلام محمد بن خواجہ عبدالسبحان بن خواجہ عبدالکریم بن خواجہ مسلم بن خواجہ زین الدین احمد بن خواجہ عبدالکافی بن خواجہ ضیاؤالدین بن خواجہ ابوراشد بن خواجہ ابوحامد بن خواجہ ابوتراب بن خواجہ نصیرالدین محمود بن قاضی خواجہ ملک علی بن خواجہ میرک علی شاہ بن خواجہ مسعود بن خواجہ عمر بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ عثمان بن خواجہ ابوطاہر بن خواجہ عنقہ بن خواجہ انفع بن شیخ نافع بن خواجہ ملک شرف الدین امیر محمود شاہ انجو الملقب بہ آق خواجہ بن خواجہ محمد الملقب بہ امیر شیخ ابواسحٰق بن خواجہ فضل اللہ بن خواجہ عبداللہ بن اسعد انصاری بن شیخ محمد (ثانی) بن شیخ نصیر بن شیخ محمد (اول) بن شیخ الاسلام ابواسمٰعیل خواجہ عبداللہ انصاری معروف بہ پیر ہرات بن ابوالمنصور محمد بن ابی معاذ انصاری بن محمد انصاری بن احمد انصاری بن علی انصاری بن جعفر انصاری بن ابومنصور مت الانصاری بن حضرت خالد ابوایوب انصاری خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''(۲)

شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی کے اس شجرۂ نسب کے مطابق حالی کا سلسلہءنسب والد کی طرف سے ۴۱

واسطوں سے حضرت ابوایوب انصاریؓ تک پہنچتا ہے جب کے والدہ کی جانب سے شجرۂ نسب یہ ہے:

"شجرۂ نسب والدہ کی طرف سے

مولانا الطاف حسین حالی بن امتہ الرسول (زوجہ خواجہ ایزدبخش) بنتِ سیّد محمد شفیع سیّد محمد امین بن سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد عبدالرحیم بن سیّد ابوالقاسم بن سیّد علی بن سیّد منجھو بن سیّد محمد بن سیّد امجد بن سیّد نعمت اللہ بن سیّد اخوند بن سیّد حسام الدین بن سیّد شمس الدین بن سیّد معظم بن سیّد مرتضیٰ بن سیّد نورالدین بن سیّد مغیث بن سیّد محمد بن سیّد موسیٰ بن سیّد ابی تمیم بن سیّد یحییٰ بن سیّد ابراہیم بن سیّد موسیٰ مکحول بن سیّد ابوجعفر بن سیّد حضرت بن سیّد اسماعیل شہید بن سیّد احمد بن سیّد بن حضرت امام ابوالقاسم اسماعیل شہید شُہدا پوری بن سیّد حضرت سیّد محمد ناطق بن سیّد حضرت اسماعیل ناطق بن حضرت امام جعفر صادقؓ بن حضرت امام ابوجعفر صادقؓ بن حضرت امام علی زید العابدینؓ بن حضرت سیّدنا امام حسینؓ بن حضرت سیّدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خاتم الانبیاء افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔" (۳)

حالی کا سلسلۂ نسب والدہ کی جانب سے ۳۶ واسطوں کے بعد خاتم الانبیاء افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اگر والد اور والدہ دونوں کی جانب سے سلسلۂ نسب کو سامنے رکھا جائے تو والد کی جانب سے حالی انصاری اور والدہ کی طرف سے سیّد کہلانے کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ حالی کے سلسلۂ نسب کے بارے میں شجاعت علی سندیلوی کا یہ کہنا کہ "مولانا کا خاندان نہایت بزرگ و محترم ہے۔ پدر بزرگوار کا سلسلہ بیالیس واسطوں سے مشہور صحابی و میزبان رسول اللہؐ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے ملتا ہے۔ آپ کی والدۂ محترمہ، سیدہ امتہ الرسول عرف بی چھولو، سیدانی تھیں اور سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چھتیسویں پشت میں تھیں۔ اس طرح مولانا حالی دادھیال کی طرف سے انصاری اور ناںھیال کی طرف سے سیّد تھے۔" (۴) شجاعت علی سندیلوی نے شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی کے شجرۂ نسب کے ایک نقطہ سے عدم اتفاق کیا ہے۔ وہ نقطہ یہ ہے کہ شجاعت علی سندیلوی نے والد ایزدبخش سے حضرت ابوایوب انصاریؓ تک ۴۲ واسطوں کا ذکر کیا ہے جب کہ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے ۴۱ واسطے شمار کیے ہیں۔ تحقیق سے بھی شجاعت علی سندیلوی کا موقف درست ثابت ہوتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر خلیق انجم نے شجاعت علی سندیلوی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے حالی کا یہ شجرۂ نسب بیان کیا ہے:

"ناںھیال: (۱) سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیدہ فاطمہ زہرا

(۳)سیدنا امام حسینؓ (۴)سیدنا امام زین العابدین (۵) امام ابوجعفر محمد باقر (۶)امام جعفر صادق (۷) حضرت اسماعیل ناطق (۸)سید محمد ناطق (۹)امام ابوالقاسم اسماعیل شہید(۱۰)سید احمد (۱۱)سید اسماعیل شہید (۱۲)سید ابوجعفر (۱۳)سید محمد موسیٰ مکحول (۱۴) سید ابراہیم(۱۵) سید یحییٰ(۱۶)سید ابی تمیم (۱۷)سید موسیٰ (۱۸) سید محمد (۱۹)سید مغیث (۲۰)سید نورالدین (۲۱)سید مرتضیٰ (۲۲)سید معظم(۲۳) سید شمس الدین (۲۴)سید حسام الدین (۲۵)سید اخوند (۲۶)سید نعمت اللہ(۲۷) سید امجد (۲۸)سید محمد(۲۹)سید منجھوں (۳۰)سید علی (۳۱)سید ابوالقاسم(۳۲) سید عبدالرحیم (۳۳)سید عبدالرحمٰن (۳۴)سید محمد امین (۳۵)سید محمد شفیع (۳۶)سیدہ امتہ الرسول زوجہء خواجہ ایزد بخش و والدۂ خواجہ الطاف حسین حالیؔ۔''

داد ھیال:(۱) حضرت ابوایوب خالد خزرجی رضی اللہ تعالےٰ عنہ(۲)ابومنصورامت الانصاری (۳)جعفر انصاری (۴)علی انصاری (۵)احمد انصاری (۶)محمد انصاری (۷)ابی معاذ انصاری (۸)ابوالمنصور محمد(۹) شیخ الاسلام عبداللہ انصاری معروف بہ پیر ہرات (۱۰) شیخ محمد اذل(۱۱) شیخ نصیر (۱۲) شیخ محمد ثانی (۱۳) اسعد انصاری (۱۴) خواجہ عبداللہ (۱۵) خواجہ فضل اللہ(۱۶)خواجہ محمد الملقب بہ امیر شیخ ابواسحاق (۱۷) خواجہ ملک شرف الدین امیر (۱۸)محمود شاہ انجو الملقب بہ آق خواجہ (۱۹) شیخ نافع (۲۰)خواجہ انفع(۲۱)خواجہ عنقہ(۲۲)خواجہ ابوطاہر (۲۳)خواجہ عثمان (۲۴)خواجہ ابراہیم (۲۵)خواجہ عمر(۲۶)خواجہ مسعود(۲۷)خواجہ میرک علی شاہ (۲۸)قاضی خواجہ ملک علی (۲۹)خواجہ نصیرالدین محمود (۳۰)خواجہ ابوتراب (۳۱)خواجہ ابو حامد(۳۲)خواجہ ابوراشد(۳۳)خواجہ ضیاالدین(۳۴)خواجہ عبدالکافی (۳۵) خواجہ زین الدین احمد(۳۶)خواجہ مسلم(۳۷)خواجہ عبدالکریم (۳۸)خواجہ عبدالسبحان (۳۹)خواجہ غلام محمد (۴۰)خواجہ محمد بخش (۴۱)خواجہ بوعلی بخش(۴۲)خواجہ ایزد بخش پدر بزرگوار خواجہ الطاف حسین حالیؔ۔''(۵)

ڈاکٹر خلیق انجم نے دادھیال کی جانب سے ۴۲ اور نھیال کی طرف سے ۳۶ واسطے گنوائے ہیں۔خواجہ ملک شرف الدین امیر اور محمود شاہ انجو الملقب بہ آق خواجہ دو الگ الگ شخصیات ہیں لیکن شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے دونوں شخصیات کو ایک شخصیت 'خواجہ ملک شرف الدین امیر محمود شاہ انجو الملقب بہ آق خواجہ' شمار کیا ہے جس کی وجہ سے بیالیس واسطوں کی بجائے اکتالیس واسطے بنے ہیں۔شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی اگر شجرۂ نسب لکھتے وقت حالی کی آپ بیتی پر غور کر لیتے تو معاملہ کافی آسانی سے حل ہو سکتا تھا۔حالی نے اپنی آپ بیتی میں بھی 'محمود شاہ انجو الملقب بہ آق خواجہ' کی شخصیت کو الگ نام سے یاد کیا ہے۔ڈاکٹر خلیق انجم نے بھی ان دونوں شخصیات کو الگ الگ ناموں سے شمار کیا ہے جس کی وجہ سے بیالیس واسطے بنے ہیں۔حالی کے ان خیالات سے کہ ''شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری معروف بہ پیر ہرات کی اولاد میں سے ایک بزرگ خواجہ ملک علی نام، جو علوم متعارفہ میں اپنے عام معاصرین سے ممتاز تھے، ہرات سے ہندوستان وارد ہوئے تھے جن کا سلسلہ ءنسب ۲۶ واسطے سے حضرت ابوایوب انصاریؓ تک اور ۱۸ واسطے سے شیخ الاسلام تک اور ۱۰ واسطے سے محمود شاہ انجو ملقب بہ آق خواجہ تک جو غزنویؒ دور میں فارس و کرمان و عراقِ عجم کا فرماں روا تھا، پہنچتا ہے''(۶) اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ دادھیال کی طرف سے ۴۱ نہیں ۴۲ واسطے ہیں۔شجاعت علی سندیلوی کا مزید یہ کہنا کہ ''خواجہ ملک علی کی چودھویں پشت میں خواجہ ایزد بخش، خواجہ الطاف حسین حالی کے والد پیدا ہوئے۔''(۷) اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے کہ حالی سے حضرت ابوایوب انصاریؓ تک ۴۲ واسطے بنتے ہیں۔والدہ کی طرف سے ۳۶ واسطے ہونے پر تمام محققین و ناقدین متفق ہیں اور آج تک اس حوالے سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔

چنانچہ ثابت ہوتا ہے کہ حالی کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے ۴۲ واسطوں سے حضرت ابوایوب انصاریؓ اور ۳۶ واسطوں سے والدہ کی طرف سے سید الانبیا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے۔اس کے علاوہ کہیں بھی کچھ لکھا گیا ہے تو وہ مبنی بر حقیقت نہیں، حالی کے سلسلہ ءنسب کے بارے میں یہی معلومات مستند ہیں۔

(۲)

حالی کے سلسلہ ءنسب کے ساتھ ساتھ ان کے عیسوی سن ولادت سے متعلق بھی مختلف محققین و ناقدین نے متضاد معلومات فراہم کی ہیں جس کی وجہ سے ان کے سنِ ولادت کے بارے میں ابہام پیدا ہو گیا۔سب سے پہلا ابہام تو حالی کے اپنے بیانات میں موجود ہے، حالی نے اپنی آپ بیتی میں لکھا ہے:

''میری ولادت تقریباً ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء میں بہ مقام قصبہ پانی پت

جو شاہجہاں آباد سے جانب شمال ۵۳ میل کے فاصلے پر ایک قدیم بستی ہے، واقع ہوئی۔''(۸)

حالی نے اپنے سن ولادت کے ساتھ تقریباً کا جو لفظ استعمال کیا اسی نے ان کے سن ولادت کو مبہم بنادیا ہے۔ حالی کے 'تقریباً' کے لفظ سے ایسا لگتا ہے کہ انھیں خود اپنے درست سن ولادت کا علم نہ تھا۔ ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا اس بارے میں لکھتے ہیں:

''الطاف حسین حالی نے ترجمہ ء حالی کے نام سے مختصر آپ بیتی لکھی ہے جس میں انھوں نے اپنا سالِ ولادت 'تقریباً ۱۲۵۳ھ' مطابق ۱۸۳۷ء قرار دیا ہے۔ 'تقریباً' کا لفظ ہمیں انتباہ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔''(۹)

ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا نے حالی کے لفظ 'تقریباً' کی وجہ سے ہی ان کے سن ولادت پر تحفظات کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں مزید تحقیق کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ حالی کے شاگرد رشید شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے بھی حالی کے سن ولادت سے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بھی ابہام میں اضافہ کا سبب بنا ہے۔ ڈاکٹر خواجہ ذکریا نے جہاں 'تقریباً' کے لفظ سے سن ولادت پر شک ظاہر کیا ہے، وہیں شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے حالی کا سن ولادت '۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۶ء' بتا کر مزید الجھاؤ پیدا کر دیا ہے۔ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے لکھتے ہیں:

''...جناب مولانا... ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔''(۱۰)

شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے سن ہجری ۱۲۵۳ھ پر تو حالی کے ساتھ اتفاق کیا ہے لیکن سن عیسوی ۱۸۳۷ء کی بجائے ۱۸۳۶ء قرار دے کر عدم اتفاق بھی کر دیا ہے۔ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے اس اختلاف کی کوئی ٹھوس وجہ نہیں بتائی اور نہ ہی ایسے شواہد فراہم کیے ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے موقف کی تائید کی جاسکے۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے بھی شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی کی اس رائے سے اختلاف کیا ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم کا کہنا ہے کہ:

''شیخ محمد اسماعیل پانی پتی نے حآلی کی تاریخ ولادت ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۶ء لکھی ہے، جو درست نہیں ہے کیوں کہ خود حآلی نے اپنے سنہ ولادت کے بارے میں ''حآلی کی کہانی خود اُن کی زبانی'' میں لکھا ہے۔

''میری ولادت تقریباً ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء میں ہوئی''

۱۲۵۳ھ اپریل ۱۸۳۷ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۸۳۷ء پر ختم ہوتا ہے، اس کا مطلب

ہے کہ حالیؔ اپریل ۱۸۳۷ء سے لے کر جنوری ۱۸۳۷ء کے درمیان پیدا ہوئے ہوں گے۔"(۱۱)

ڈاکٹر خلیق انجم کا یہ اختلاف مبہم خیالات کا حامل ہے ان کا یہ کہنا کہ "۱۲۵۳ھ اپریل ۱۸۳۷ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۸۳۷ء پر ختم ہوتا ہے، اس کا مطلب ہے کہ حالیؔ اپریل ۱۸۳۷ء سے لے کر جنوری ۱۸۳۷ء کے درمیان پیدا ہوئے ہوں گے" متضاد معلومات کا مجموعہ ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو ہجری سال اپریل میں شروع ہو وہ دسمبر میں ختم ہو جائے اس طرح تو ہجری سال صرف اور صرف ۹ عیسوی مہینوں کے برابر عرصہ پر مبنی ہوگا۔ عموماً ہجری اور عیسوی سال کے دورانیہ میں ۱۰ سے ۱۵ دن کا فرق تو ہو سکتا ہے لیکن ۳ مہینے کا فرق کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حالی اپریل ۱۸۳۷ء سے لے کر جنوری ۱۸۳۷ء کے درمیان کیسے پیدا ہو سکتے تھے؟ جنوری کا مہینہ اپریل کے مہینہ سے پہلے آتا ہے۔ حالی کے سن ولادت کے بارے میں سب سے مستند و معتبر تحقیق اور تجزیہ شجاعت علی سندیلوی کا ہے۔ شجاعت علی سندیلوی نے حالی کے سن ولادت سے متعلق لکھا ہے:

> "الطاف حسین ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء، اپنے بڑے بھائی کے مکان 'انصاریوں کے محلّے'، پانی پت ضلع کرنال میں پیدا ہوا... عیسوی سنِ پیدائش میں اختلاف ہے۔ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی نے ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۶ء لکھا ہے جب کہ خود مولانا حالی نے اپنی کہانی میں ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء تحریر فرمایا ہے۔ اور تمام تذکرہ نویس اسی سن پر متفق ہیں۔ تقویم ہجری و عیسوی کے اعتبار سے ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء اور ۱۸۳۸ء یعنی دونوں سنوں میں ہے۔ ۱۸۳۶ء میں نہیں۔"(۱۲)

شجاعت علی سندیلوی کی اس رائے کو شواہد کی روشنی میں مستند مانا جا سکتا ہے کیوں کہ انھوں نے تقویم ہجری و عیسوی کی مدد سے سن عیسوی کا تعین کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کے نزدیک سن ولادت کا یہ اختلاف سن ہجری کے نہیں بلکہ سن عیسوی کے اعتبار سے ہے۔ انھوں نے تقویم ہجری و عیسوی کی مدد سے ۱۲۵۳ھ کو ۱۸۳۷ء سے ۱۸۳۸ء کے درمیان قرار دیا ہے اور ۱۸۳۶ء کو حالی کا حقیقی سن ولادت ماننے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ انھوں نے تمام تذکرہ نویسوں کو بھی اسی سن ولادت پر متفق بتایا ہے۔ صالحہ عابد حسین، صادق قریشی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں اور ڈاکٹر عبدالقیوم نے بھی ۱۸۳۷ء کے سن ولادت پر اتفاق کیا ہے۔ صالحہ عابد حسین لکھتی ہیں:

''۱۸۳۷ء/۱۲۵۳ھ میں ایک اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام الطاف حسین رکھا گیا۔''(۱۳)

صادق قریشی کا کہنا ہے کہ ''۱۸۳۷ء میں پانی پت ضلع کرنال کے محلّہ انصار میں خواجہ ایزد بخش انصاری کے ہاں ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا۔''تھا(۱۴)جب کہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کے نزدیک ''مولانا حالی ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء) میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔''(۱۵)اور ڈاکٹر عبدالقیوم کے خیال میں ''الطاف حسین حالی ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے۔''(۱۶)ان تمام معلومات اور حقائق کی روشنی میں حالی کے عیسوی سن ولادت ۱۸۳۷ء سے متعلق ابہام رفع ہو جاتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اب تک کی تحقیق کے مطابق ۱۸۳۷ء ہی حالی کا درست عیسوی سن ولادت ہے۔

☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

(۱) حالی، مولانا الطاف حسین، ترجمۂ حالی، مشمولہ، کلیاتِ نظم حالی، جلد اول، مرتبہ: ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، لاہور: مجلسِ ترقی ادب، طبع اول ۱۹۶۸ء، ص ا تا ۳

(۲) اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد، تذکرہ حالی، ترتیب وتدوین، خان شجاعت عمر خاں، لاہور: شجاعت پبلی کیشنز، س۔ن، ص ۱۴

(۳) اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد، تذکرہ حالی، ص ۱۵

(۴) شجاعت علی سندیلوی، ڈاکٹر، حالی بحیثیت شاعر، لکھنو: ادارۂ فروغ اردو، ۱۹۶۰ء، ص ۱۲

(۵) خلیق انجم، ڈاکٹر، حالی کے سوانح، مضمون مشمولہ، الطاف حسین حالی تحقیقی وتنقیدی جائزے، مرتب، د پروفیسر نذیر احمد، دھلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ۲۰۰۲ء، ص ۵۶

(۶) حالی، مولانا الطاف حسین، ترجمۂ حالی، ص ا

(۷) شجاعت علی سندیلوی، ڈاکٹر، حالی بحیثیت شاعر، ص ۱۴

(۸) حالی، مولانا الطاف حسین، ترجمۂ حالی، ص ا

(۹) زکریا، خواجہ محمد، مولانا حالی کی ادبی خدمات، بازیافت، حالی نمبر (لاہور)، مدیر، ڈاکٹر محمد کامران، شمارہ ۲۸، ص ۹

(۱۰) اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد، تذکرہ حالی، ص ۲۳

(۱۱) خلیق انجم، ڈاکٹر، حالی کے سوانح، ص ۵۸

(۱۲) شجاعت علی سندیلوی، ڈاکٹر، حالی بحیثیت شاعر، ص ۱۱

(۱۳) صالحہ عابد حسین، یاد گار حالی، لاہور: آئینہ ادب، طبع ثانی، ۱۹۶۶ء، ص ۲۵

(۱۴) صادق قریشی، ذکر حالی، لاہور: اردو مرکز، ۱۹۴۹ء، ص ۵

(۱۵) غلام مصطفےٰ خاں، ڈاکٹر، حالی کا ذہنی اِرتقا، لاہور: مکتبہ کارواں، ۱۹۶۶ء، ص ۹

(۱۶) عبدالقیوم، ڈاکٹر، الطاف حسین حالی، مضمون مشمولہ، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، جلد چہارم، مرتبہ: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، طبع دوم ۲۰۱۰ء، ص ۷۵